72413 ـ بنك سے ملنے والا انعام

سوال

اگر کسی شخص کا بنك میں بغیر فائدہ کے کرنٹ اکاؤنٹ ہو اور اسے بنك کی جانب سے انعام کا مستحق قرار دیا جائے اور انعام میں گاڑی ملے تو کیا یہ حلال ہوگی یا حرام، اگر کوئی یہ گاڑی حاصل کر لے تو اسے کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر بنك سودی لین دین کرتا ہو تو اس میں پیسے رکھنے جائز نہیں لیکن اگر کسی کو اپنے مال کے چوری وغیرہ ہونے کا خدشہ ہو اور کوئی اسلامی بنك نہ ہو اور بنك کے علاوہ کوئی اور بھی محفوظ جگہ نہ ملے تو پھر بنك میں رقم بغیر فوائد اور سود کے رکھنی جائز ہو گی، لیکن پھر بھی بچنا بہتر ہے.

رابطہ عالم اسلامی کی فقہ اکیڈمی کے اجلاس منقعدہ 1406 ھ میں درج ذیل فیصلہ کیا گیا:

ہر وہ مسلمان شخص جو اسلامی لین دین کر سکتا ہو، اس کے لیے ملك کے اندر اور ملك کے باہر سودی کاروبار کرنے والے ادارے اور بنکوں سے لین دین کرنا حرام ہے؛ جبکہ اس کے بدلہ میں اس کے پاس اسلامی حل موجود ہو اور سودی لین دین کرنے والے اداروں کے ساتھ لین دین کرنے کا اس کے پاس کوئی عذر نہیں.

اس پر واجب ہے کہ وہ اچھی اور بہتر چیز کو گندی اور خبیث سے بچا کر رکھے، اور حرام سے حلال کے ساتھ مستغنی ہو جائے " انتہی.

منقول از: حکم ودائع البنوك تالیف: ڈاکٹر علی السالوس صفحہ نمبر (136).

اور مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

سودی بنکوں اور اسی طرح دوسری سودی کمپنیوں وغیرہ میں رقم وغیرہ رکھنی جائز نہیں، چاہے وہاں فوائد کے ساتھ رقم رکھی جائے، یا بغیر سودی فوائد کے؛ کیونکہ وہاں پیسے رکھنے میں گناہ و ظلم و زیادتی میں تعاون ہوتا ہے.

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور تم گناہ و ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو

لیکن اگر مال کے چوری یا غصب یا ڈاکے وغیرہ کے ڈر سے ضائع ہونے کا خدشہ ہو، اور سودی بنك میں رکھنے کے علاوہ کوئی اور حفاظت کا طریقہ نہ ملے تو پھر اس صورت میں بنك یا سودی اداروں وغیرہ میں بغیر سود اور فوائد کے رقم رکھنی جائز ہو گی، تا کہ اس کی حفاظت ہو سکے؛ کیونکہ ایسا کرنے میں دو ممنوعہ کاموں میں سے ایك کم تر درجے کے ممنوعہ کام کا ارتکاب ہے. انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13 / 346).

دوم:

بعض بنك اور کمپنیاں ایك حیلہ سے کام لیتے ہیں تا کہ وہ اپنے معاملہ کو لوگوں میں رائج کر سکیں، وہ سودی فوائد کا اعلان تو نہیں کرتے، بلکہ انعامات کا اعلان کر دیتے ہیں، کہ اس پر انہیں انعامات دیے جائینگے، یا پھر ہر سال کے آخرمیں یا پھر ہر چھ ماہ کے بعد قرعہ اندازی کے ذریعہ انعامات دیے جائینگے، تو اس طرح ان کا لین دین زیادہ ہوتا ہے جسے وہ رقم جمع کروانے کی دستاویز یا سرمایہ کاری دستاویز کا نام دیتے ہیں، تو اس طرح یہ حیلہ حرام چیز کو حلال نہیں کر سکتا.

کیونکہ بنك اپنے مال سے انعامات تقسیم نہیں کرتا، بلکہ یہ سودی فوائد ہوتے ہیں، جو اس طریقہ سے سب کھاتہ داروں میں تقسیم کرنے کی بجائے بعض کوانعامات کی شکل میں دیے جاتے ہیں، اور یہ طریقہ سود اور جو یعنی قمار بازی دونوں چیزوں کو جمع کر دیتا ہے.

ڈاکٹر علی السالوس اپنی کتاب " معاملات البنوك الحدیثۃ فی ضوء الاسلام " میں کہتے ہیں:

" اور اگر سودی بنك نے سندوں اور دستاویز کو تین اقسام میں کر رکھا ہے، تو ان میں سے پہلی قسم کو دوسری نہیں بننے دیا، اور اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد اکٹھی کر سکے، تو اس طرح آخری گروپ میں اس نے ایك دور کا قدم اٹھا کر مجموعی سود کی طرف آیا ہے پھر اسے مختلف رقموں میں تقسم کر دیا ہے تا کہ قرض والوں کی بہت ہی کم تعداد شامل ہو سکے.

پھر اس مجموعی رقم کو جسے انعامات کا نام دیا گیا ہے قرعہ اندازی کے ذریعہ تقسم کر دیا جاتا ہے؛ تو اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات بہت ہی قلیل قرض والا شخص ہزاروں روپے حاصل کر لیتا ہے، لیکن اس کے مقابلہ میں اگر دیکھیں تو ہزاروں روپے والا بعض اوقات کچھ بھی حاصل نہیں کر پاتا.

تو پہلے شخص نے اپنے سود کا حصہ بھی اور اپنے علاوہ دوسرے بہت سے افراد کے حصہ کا سود بھی حاصل کر لیتا ہے، اور دوسرے شخص کا حصہ کسی اور کو مل جاتا ہے، اور ہر بار جب انعامات تقسیم ہوتے ہیں تو اس کا خیال رکھنے والےاور انتظار کرنے والے انتظار کرتے ہیں، جسے مل جائے وہ خوشی و سرور کے ساتھ باہر آتا ہے، اور وہ اس پر غمگین ہے جسے کچھ نہ ملا، اور اسی طرح دوسری قرعہ اندازی تك انتظار رہتا ہے.

کیا یہ قمار بازی اور جوا نہیں تو اور کیا ہے ؟ تو اس طرح سودی بنك سود کے ساتھ قمار بازی کرتا ہے؛ تو اس طرح دونوں گروپوں میں سے جو شخص اپنا حصہ حاصل نہیں کرسکا، تو وہ تیسرے گروپ میں اپنے حصہ کا جوا کھیل لے... کیا یہ ممکن نہیں کہ تیسرا گروپ (ج) اپنے پہلے دونوں گروپوں سے بھی برا ہو ؟ " انتہی.

دیکھیں کتاب: معاملات البنوك الحدیثۃ فی ضوء الاسلام (38).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا:

بعض تجارتی بنك مال محفوظ رکھنے والوں کے لیے کرنٹ اکاؤنٹ کھلوانے والوں کے لیے کچھ انعامات رکھتے ہیں مثلا: گاڑیاں، یا تعمیر شدہ گھر، اور بنك کے کھاتہ داروں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے ہیں اور کوئی ایك کھاتہ دار انعام حاصل کر لیتا ہے، تو اس انعام کا حکم کیا ہے چاہے وہ مالی انعام ہو یا کوئی اور چیز ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اگر تو معاملہ بالکل اسی طرح ہے جیسا سوال میں بیان ہوا ہے تو یہ انعامات جائز نہیں؛ کیونکہ یہ سودی بنك میں اپنا مال رکھنے کے عوض میں ہیں، اور یہ سودی فوائد ہیں، نام تبدیل کرنے سے حقیقت تبدیل نہیں ہو جاتی " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (15 / 196).

سوم:

جب یہ فیصلہ ہوچکا کہ سودی بنك جو انعامات تقسیم کرتا ہے وہ بعینہ سودی فوائد ہیں، تو اس میں سے جو شخص بھی کوئی چیز لے اس کے لیے اس چیز سے چھٹکارا حاصل کرنا ضروری ہے، وہ اسے نیکی و فلاح کے کاموں میں صرف کر دے، اور اس کے ساتھ ساتھ اسے سودی بنك سے اپنی رقم بھی ضرور نکلوانی ہوگی، لیکن شدید ضرورت کے پیش نظر جس کا اوپر بیان ہو چکا ہے رکھی جا سکتی ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

" سودی فوائد حرام اموال میں شامل ہوتے ہیں، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی نے خریدوفروخت حلال کی ہے، اور سود کو حرام کیا ہے .

اور جس شخص کو بھی اس سود میں سے کچھ مل جائے اسے وہ رقم مسلمانوں کے نفع میں خرچ کر کے اس رقم اور چیز سے چھٹکارا حاصل کر لے، ان میں سڑکیں اور راستوں کی تعمیر، اور مدارس بنانے، اور فقراء و مساکین کو دینا شامل ہے " ... انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13 / 354).

چہارم:

بنکوں میں رکھی جانے والی رقم جسے وہ امانت یا جاری اکاؤنٹ کا نام دیتے ہیں، یا کوئی اور نام تو یہ حقیقت میں بنك کے لیے مال والے کی طرف سے قرض ہے، اور اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو پھر قرض والے شخص کے لیے مقروض شخص سے قرق کے عوض میں کوئی بھی نفع حاصل کرنا جائز نہیں، علماء کرام کا اتفاق ہے کہ جو قرض بھی کوئی منفعت اور نفع لائے وہ حرام ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور ہر وہ قرض جس میں زیادہ ہونے کی شرط رکھی جائے وہ بغیر کسی اختلاف کے حرام ہے، ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس پر سب جمع ہیں کہ جب ادھار دینے والا ادھار لینے والے کے لیے زیادہ یا ہدیہ دینے کی شرط رکھے، اور اس پر ادھار دے تو اس پر زیادہ لینا سود ہے.

ابی بن کعب، ابن عباس، اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کیا جاتا ہے کہ: انہوں نے نفع لانے والے قرض سے منع فرمایا ہے " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامۃ المقدسی (6 / 436).

واللہ اعلم .